ہم اہل قبلہ میں سے کسی کے لیے جنت یا جہنم کی گواہی نہیں دیتے

فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ
(سابق صدر شعبۂ سنت، مدینہ یونیورسٹی)
ترجمہ: طارق علی بروہی
مصدر: شرح اصول السنۃ۔
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

”ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کے بارے میں اس کے عمل کی بناء پر جو وہ کرتا ہے (قطعی طور پر) جنت یا جہنم کی گواہی نہیں دیتے، (بلکہ) نیکوکار کے لئے (جنت کی) امید رکھتے اور ساتھ میں ڈرتے بھی ہیں (کہیں اعمال غیر متقبول نہ ہوں)، اور نافرمان گنہگار کے لئے (جہنم) کا خوف رکھتے ہیں، اور (ساتھ ہی) اس کے لئے اللہ تعالی کی رحمت (اور بخشش) کی امید بھی رکھتے ہیں“۔

اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

امام احمد رحمہ اللہ کا یہ فرمانا کہ:

”ہم اہل قبلہ میں سے کسی کے لیے قطعی طور پر گواہی نہیں دیتے اس کے عمل کی بناء پر کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی ہے“۔

الا یہ کہ کفر کیا گیا ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا شرک کیا گیا ہو تو اس کا اپنا حکم ہے لیکن جو معصیت یعنی گناہوں میں سے کوئی گناہ تو اس کے بارے میں ہم حکم نہیں لگاتے جنتی ہونے کا یا جہنمی ہونے کا۔ اگر وہ نیک صالح اعمال کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کی امید رکھتے ہیں اور اگر وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے جو جہنم میں جانے کا موجب ہے تو ہم اس کے بارے میں خدشہ رکھتے ہیں ڈرتے ہیں۔ تو جو مطیع اور فرماں بردار ہے اس کے لیے امید رکھتے اور جو عاصی اور گنہگار ہے اس کے لیے ڈرتے ہیں، البتہ قطعی طور پر کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کا ہم نہیں کہہ سکتے، کیوں کہ یہ تو صرف اللہ جل جلالہ کے سپرد ہے۔ الا یہ کہ ہم کفر بواح (کھلم کھلا کفر) دیکھیں جیسے کوئی یہودی ہو نصرانی ہو یعنی واضح کافر ہو تو اسے کہا جائے گا کہ یہ جہنم کی آگ میں ہے، کیوں کہ اس بارے

میں ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ بے شک جو کافر ہے وہ جہنم میں ہے۔ لیکن جو مومن ہے گناہ گار ہے یا پھر فرماں بردار ہے تو اس کے تعلق سے ہم حکم نہیں لگاتے جنت کا یا جہنم کا اس کا معاملہ اللہ جل جلالہ کے سپرد ہے، اور جو مطیع اور فرماں بردار ہے اس کے لیے ہم امید رکھتے ہیں اور جو عاصی اور گناہ گار ہے اس کے لیے ہم ڈرتے ہیں، جو نیک صالح ہے اس کے لیے ہم امید رکھتے ہیں ساتھ میں اسی کے لیے ہم ڈرتے بھی ہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو عمل کر رہا ہے لوگوں کی نظر میں وہ خیر کا عمل ہو لیکن درحقیقت اس کے برخلاف ہو۔ مثال کے طور پر ایک شخص کافروں کے خلاف بڑی بے جگری سے لڑ رہا تھا اور خون بہا رہا تھا لیکن نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّهُ فِي النَّارِ“

(بے شک وہ جہنم میں ہے)۔

[رواه البخاري، كتاب المغازي – باب غزوة خيبر، حديث رقم (4203)، من حديث سهل ابن سعد رضي الله عنه، رواه مسلم، كتاب الإيمان – باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، حديث رقم (111،112) من رواية أبي هريرة وسهل بن سعد رضي الله عنهما]

بظاہر تو وہ مجاہد تھا لیکن نیت ایک دوسری ہی چیز تھی۔

اسی طریقے سے وہ شخص جسے تیر لگ گیا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا فلاں شہید ہے فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ اس شخص کے پاس آئے اور کہا کہ فلاں شہید ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

”كَلَّا! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي غَلَّهَا لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا“

(ہرگز نہیں! وہ چادر جس کی اس نے خیانت کی تھی وہ آگ بن کر اس کو لپیٹے ہوئی ہے)۔

[رواه البخاري، كتاب المغازي – باب غزوة خيبر، حديث رقم (4234)،ومسلم، كتاب الإيمان – باب غلظ تحريم الغلول وأنه لايدخل الجنة إلا المؤمنون، حديث رقم (115) واللفظ له من رواية أبي هريرة رضي الله عنه]

اسی طرح اُم العلاء رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی تیمارداری فرما رہی تھیں تو آپ وفات، اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا:

”يَا أَبَا السَّائِبِ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ“

(اے ابا السائب اللہ تعالیٰ نے آپ پر کرم فرمایا)۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ، وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَلَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي، فَقَالَتْ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ“

(تمہیں کیسے معلوم کہ بلاشبہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہو گا تو وہ صحابیہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے کسی کی پارسائی بیان نہیں کی، کسی کا تزکیہ نہیں کیا)۔

پھر کہتی ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی صحابی کے لیے ایک نہر بہہ رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے اس کی خبر دی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

”ذَاكِ عَمَلُهُ“

(یہ اس کا عمل ہے)۔

[رواه البخاري، كتاب الشهادات – باب القرعة فى المشكلات، حديث رقم (2687)]

شاہد یہ ہے کہ بے شک آپ کسی کے لیے جزم کے ساتھ یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنت کا مستحق ہے جہنم کا۔ البتہ نیک صالح کے لیے امید رکھتے ہیں اور ڈر بھی رکھتے ہیں، اسی طرح جو گنہگار ہے اس کے لیے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور ڈرتے بھی ہیں کہ اس کی پکڑ نہ ہو جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جس نے ایسا گناہ کیا جس سے جہنم واجب ہوتی ہے مگر اس پر اصرار نہ کرتے ہوئے تائب ہو گیا اور اس حال میں اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کی تو اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔ وہی اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتے اور گناہوں سے درگزر فرماتے ہیں"۔

اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس نے ایسا گناہ کیا جس سے جہنم واجب ہوتی ہے مگر اس پر اصرار نہ کرتے ہوئے تائب ہو گیا اور اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کی تو اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے سورۃ الزمر میں:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾

(الزمر: 53)

(آپ کہہ دیجیے (کہ اللہ تعالی فرماتا ہے) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہونا بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے)

اللہ تعالیٰ توبہ سے محبت کرتا ہے، بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے،

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرۃ: 222)

(بے شک اللہ تعالی بہت توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور بہت پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے)

تو ہم امید کرتے ہیں توبہ کرنے والے کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آگے فرمایا کہ:

”وہ بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے“۔

جیسا کہ قرآن کریم کے بہت سارے نصوص میں اور بہت سی احادیث میں یہ بات ذکر ہوئی ہے جس سے یہی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور رجوع کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جس نے کوئی ایسا گناہ کیا جس کی حد اس پر دنیا میں قائم ہوچکی ہو اور اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی خبر (حدیث) میں وارد ہوا۔ (لیکن) جس نے ایسا گناہ کیا جس پر عقوبت وسزا مقرر ہے اور وہ اس پر اصرار کرتا ہے اور توبہ نہیں کرتا اور اسی حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کی تو اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب فرمائے اور چاہے تو اسے بخش دے۔ (مگر) جو اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کرے کہ وہ کافر ہو تو اللہ تعالی اسے عذاب فرمائیں گے اور مغفرت نہیں فرمائیں گے“۔

اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس نے کوئی ایسا گناہ کیا جس کی حد اس پر دنیا میں قائم ہوچکی ہو اور اس حال میں اللہ تعالی سے ملاقات کی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی خبر (حدیث) میں وارد ہوا“۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے تو فرمایا:

”أَلَا تُبَايِعُونِي؟ أو قَالَ: بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي الْمَعْرُوفِ. قَالُوا: بَايَعْنَاكَ عَلَى ذَلِكَ. قَالَ: فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ ذَلِكَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ“

(کیا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے؟ یا یہ فرمایا کہ: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ

کروگے، اور چوری نہ کروگے، اور زنا نہ کروگے، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کروگے، اور اپنے ہاتھوں یا پیروں کے مابین کوئی بہتان گھڑ کر نہ لاؤ گے، اور معروف میں میری نافرمانی نہ کروگے)۔یعنی وہی بیعت جو عورتوں سے لی گئی تھی اور لی جاتی تھی جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔(صحابہ نے فرمایا: ہم ان باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس بیعت کی وفا کی تو اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمہ ہے، اور جو (شرک کے علاوہ) ان باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہوا اور دنیا میں ہی اس کو اس کی سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے، اور جو ان باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہوا لیکن اللہ تعالی نے دنیا میں اس کا پردہ رکھا تو پھر اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے، اگر چاہے گا تو اس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اسے سزا دے گا)۔

[رواہ البخاري، کتاب الحدود – باب: الحدود كفارة، حديث رقم (6784)، ومسلم، كتاب الحدود – باب الحدود كفارات لأهلها، حديث رقم (1709) كلاهما من حديث عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ]

چنانچہ جو گنہگار ہے وہ اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48)

(بے شک اللہ تعالی نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو گناہ ہے وہ جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے)

تو اس میں یہی بات ذکر ہوئی ہے کہ جو گنہگار گناہوں پر مصر ہو اور اسی حالت میں وہ وفات پا جائے تو وہ اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہے اگر وہ چاہے گا تو اس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو وہ اس کی پکڑ کرے گا اور سزا دے گا، اور وہ تو بہت ہی غفور رحیم و حلیم ہے۔یہاں تک کہ بندے ایسے بھی آئیں گے جو پہاڑوں جتنے گناہ لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالی اسے بخش دیں گے اس شخص والی حدیث کہ جس کے گناہوں کے دفاتر و رجسٹر ننانوے ہوں گے تا حد نگاہ پھیلے ہوئے، لیکن وہ کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لے کر آئے گا تو اللہ تعالی اسے بخش دیں گے۔

چنانچہ ایک موحد جب اللہ تعالی سے ملاقات کرتا ہے جس نے شرک نہیں کیا تو اس کے لیے مغفرت ہے اس کے لیے آخرکار جہنم سے گلوخلاصی ہے۔

پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”لیکن جس نے کافر ہونے کی حالت میں اس سے ملاقات کی تو وہ اسے عذاب دے گا اور اسے نہیں بخشے گا“۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48)

(بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو گناہ ہے وہ جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے)

اور فرمایا:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ﴾ (المائدۃ:72)

(بے شک جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام قرار دیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے)۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔